إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

دار الامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۸ | ۱۲ محرم ۱۳۵۹ھ | ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۲۱ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ کراچی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۷۔ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل پاؤں کی انگلی میں دردِ نقرس اور ورم کی شکایت ہو گئی۔ حضور جمعہ کے لئے بھی بمشکل تشریف لا سکے اور مختصر سا خطبہ پڑھا۔ ابھی تک درد اور ورم ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ حضور کے اہلِ بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے پاؤں کے دردِ نقرس میں زیادتی ہو گئی۔ نیز سر درد اور حرارت بھی رہی۔ جس سے دن بے چینی سے گزرا۔ احباب حضرت ممدوح کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وقت آگیا ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

"اللہ تعالےٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہونچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالےٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اُس سے بچنے والے وُہی ہیں۔ جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں مشغول ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام روکاوٹوں کو دُور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا۔ اور ان کی حفاظت کرتا۔ اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وُہ درخت اور پودے جو پھل نہ لائیں۔ اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں۔ اُن کی مالک پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی آ کر اُن کو کھا جائے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جائے۔ تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے۔ تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جُرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔ کہ اب وُہ وقت ہے۔ کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(الحکم ۲۰ و ۲۷۔ مئی ۱۸۹۸ء)

۱۹۲

بھلا اس موقعہ کو کب جانے دیتے تھے جب تک وہ اپنے دل کے جلے پھپھولے پھوڑ نہ لیتے ان کو چین آہی نہ سکتا تھا۔

جن دوستوں نے مولانا غلام حسن خانصاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مضامین پڑھے ہیں۔ وہ ان کی معقولیت اور غیر معقولیت کے متعلق خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

میں اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ مگر دونوں مضامین کی طرز تحریر بالکل جداگانہ ہے۔ اور صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ایک مضمون نگار کا دل اطمینان اور سکینت سے بھرا ہوا ہے۔ اور دوسرے کا دل غیظ وغضب کی آگ میں جل رہا ہے۔ ایک قبول حق کی توفیق ملنے پر بارگاہ ایزدی میں عجز و انکسار اور تشکر کا تحفہ لے کر آیا ہے۔ اور دوسرا پہلے کے اس فعل کو بنظر یاس وحرمان دیکھ رہا ہے۔ ایک اپنے مضمون میں امن واتحاد اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔ اور دوسرا پیغام صلح کا مدعی ہو کر بھی جنگ کا خواہاں نظر آتا ہے۔

ایک اور بات جس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون کے شروع میں حضرت مسیح موعود کا الہام لکھا ہے۔

"سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا"۔ اور بزعم خود اس الہام کو مولانا غلام حسن خان صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس الہام کے یہ معنی کہاں سے نکال لئے ہیں۔ اس الہام کے الفاظ پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

(۱) الہامات قبول ہوں گے۔

(۲) الہامات مسلسل قبول ہوں گے

(۳) قبول ہونیوالے الہامات کا بھی ایک سلسلہ ہوگا۔

(۴) جب ان الہامات کے قبول کا وقت آئے گا۔ تو کچھ مولوی کچے نکلیں گے۔

(۵) اور ان مولویوں میں سے ایک ایسا مولوی بھی ہوگا۔ جو کچا ہونے میں سب سے سبقت لے جائیگا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے "سب سے کچا" کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ اس کے معنی نہ تو "کچا" ہیں اور نہ ہی "نسبتاً کچا"۔ بلکہ اس کے معنے "سب سے زیادہ کچا" کے ہیں۔ اور یہاں یہ الفاظ تفضیل کل کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سب سے زیادہ کچے مولوی کے ساتھ کم از کم دو اور نسبتاً کم کچے مولوی ضرور ہونے چاہئیں۔ اہل بصیرت خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ تین کچے مولوی کون ہیں۔ اور تینوں میں کچا ہونے میں سب سے بڑھا ہوا کون ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس الہام کے الفاظ کی شوکت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ جن الہامات کی قبولیت کا ذکر ہے۔ وہ کوئی معمولی الہامات نہیں اور جن کچے مولویوں کی طرف اشارہ ہے وہ کوئی معمولی مولوی نہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مسلسل الہامات پر غور فرمائیں۔

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ وعظمت ودولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والاخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے۔ نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ سے آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امرا مقضیا

پھر فرمایا۔" ایک لڑکا دینے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"۔

پھر فرمایا۔" مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک اور الہام میں اس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا ہے"۔

فرمایا۔" ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام **محمود** بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔

مصلح موعود کے متعلق ان مسلسل الہامات کے علاوہ اور بھی بہت سی بشارتیں پیشگوئیاں اور دعائیں حضرت مسیح موعود کی ہیں۔ مگر ان کا اس جگہ ذکر کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔

میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہی وہ سلسلہ الہامات ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "سلسلہ قبول الہامات میں سے سب سے کچا مولوی تھا"۔ اشارہ کرتا ہے۔ اسی سلسلہ الہامات کو احمدیت کے سواد اعظم نے قبول کیا اور سعید روحیں اب تک قبول کرتی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلہ الہامات کو ایک گروہ نے رد کیا جس کی طرف الہام مذکور الصدر کا آخری حصہ اشارہ کرتا ہے۔

اب ناظرین خود ہی اندازہ کر لیں کہ "سب سے کچا" کے کیا معنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ان کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ مولانا غلام حسن خان صاحب کا سلسلہ بیعت میں داخل ہونا بھی اسی سنت اللہ کا ایک کرشمہ ہے۔

یہ اعتراض کہ مولانا غلام حسن خان صاحب نے الوصیت کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت تو کی نہ تھی مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی ایک مضحکہ خیز اعتراض ہے۔ کیوں نہ اس کو خلافت ثانیہ کا ایک معجزہ سمجھا جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسی نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس شخص کو بھی جو انکار خلافت میں دیگر اہل پیغام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اپنی طرف کھینچ لیا۔

ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جملہ خدام خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضلوں کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تعلق کی وجہ سے خلیفہ وقت کی شناخت کی توفیق عطا کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار خورشید احمد بی اے ایل ایل بی ابن چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بی اے بی سی ایس پنشنر ۵۲ عباس منزل خواجہ دل محمد روڈ لاہور۔

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ

۲۔ تاریخ بیعت

۳۔ تاریخ پیدائش

۴۔ امیدوار یا اس کے خاندان کی خدمات سلسلہ

۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں مع سند

۶۔ خلاصہ اسناد و سفارشات

۷۔ صحت

۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:- (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ سے خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ پاس یا اس کے برابر تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ (۷) شرائط کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگ جا سکتے ہیں۔

نوٹ:- (۱) تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ (۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵/ ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ (۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی (۴) کمشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

مولوی غلام علی صاحب ساکن بھیرو چیچی کے متعلق اعلان

عدالت مرافعہ اولیٰ نے ۲۲-۷-۳۹ کو مولوی غلام علی صاحب ساکن بھیرو چیچی کے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے حکم دیا تھا کہ مولوی صاحب اپنے مرحوم بھائی رحمت علی کی بیوہ کو مبلغ ۱۷۹/۱/۴ اور اس کی لڑکی زینب بی بی کو مبلغ ۲۷۹/۱۴/۸ ادا کریں۔ نیز ایک مکان جو کہ رحمت علی مرحوم کے پاس رہن تھا کا قبضہ زینب بی بی و رحمت بی بی کو دے دیں۔

مولوی غلام علی صاحب کو قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کے لئے براہ راست و جماعت کے عہدہ داران کے ذریعہ کہا گیا لیکن مولوی صاحب نے فیصلہ کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کو دفتر میں بلایا گیا لیکن انہوں نے دفتر میں آنے سے بھی انکار کر دیا۔

اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مولوی غلام علی صاحب اعلان کی اشاعت سے پندرہ دن کے اندر شعبہ تنفیذ میں حاضر ہو کر مناسب صورت ادائیگی زر ڈگری پیش نہ کر دیں گے تو مجبوراً ان کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سفارش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

(انچارج شعبہ تنفیذ)

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

ذیل کی جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر اعلےٰ)

واضلکا ضلع فیروزپور

پریذیڈنٹ پیر صلاح الدین صاحب

سکرٹری امور عامہ و تعلیم و تربیت چوہدری محمد جہانگیر خان صاحب جمعدار نیس

سکرٹری مال منشی محمد شریف صاحب پولیس نائب کورٹ

شادیوال چک نمبر ۳ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری محمد بخش صاحب

سکرٹری مال میاں سید محمد صاحب

کوٹری (سندھ)

پریذیڈنٹ بابو عبدالوہاب صاحب

سکرٹری تبلیغ ماسٹر عبدالحی صاحب بنگالی

" تعلیم و تربیت فضل حق صاحب

" مال محمد الدین صاحب

ٹوبہ ٹیک سنگھ

پریذیڈنٹ چوہدری عظمت اللہ صاحب ایڈیشنل سب جج

علی پور ضلع مظفر گڑھ

پریذیڈنٹ ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب سول ہسپتال

جنرل سکرٹری شیخ فضل احمد صاحب گورنمنٹ سکول

امام الصلوٰۃ مولوی نور محمد صاحب اوورسیر نہر

گوٹگی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری شیخ محمد صاحب

احمد آباد متصل قادیان

پریذیڈنٹ چوہدری عبدالعزیز صاحب

بھینی متصل قادیان

پریذیڈنٹ مولوی سکندر علی صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۸ فروری ۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگرس کا صدر منتخب ہونے پر ایک پیغام دیتے ہوئے کہا ۔ کہ جو دن بھی گذرتا ہے ۔ وہ ہر لمحہ ہمیں آنے والی آزادی کی لڑائی کے قریب لئے جا رہا ہے ۔ ہماری تمام تر توجہ صرف اسی چیز پر مرکوز ہونی چاہیے اور آزادی وطن کے سوال پر کسی دوسرے سوال کو ترجیح نہیں دینی چاہیئے ۔

لنڈن ۸ فروری ۔ معلوم ہوا ہے روس کو اتحادیوں کے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اس لئے اس نے بحیرہ اسود پر اپنے قلعوں کو مضبوط کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اس قلعہ بندی کی وجہ رومانیہ سے ہا کے بلقان پر حملہ کرنا نہیں ۔ بلکہ یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں اتحادیوں کی شہ پا کر روس پر حملہ آور نہ ہو جائیں ۔

لاہور ۸ فروری ۔ صوبہ کانگرس کمیٹی کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ مارچ سے ۳۱ دسمبر تک اسے ۱۷/۱/ ۸۳ ۶ ۲۱ وصول ہوئے ۔

لاہور ۸ فروری ۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے سندھ کی پیچیدگیوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش نے منزل گاہ کا جھگڑا ختم کرنے کے لئے مجھے ثالث بننے کے لئے کہا ۔ میں نے کہا کہ اگر دونو پارٹیاں منظور کریں تو مجھے یہ خدمت بخوشی منظور ہے لیکن اس کے بعد کچھ پتہ نہیں چلا ۔ مگر میری پیشکش اب بھی قائم ہے آپ نے مزید بیان کیا کہ خان بہادر اللہ بخش کمزور فیصلے کے آدمی ہیں فرقہ پرست مسلمانوں کو تو یہ کہتے ہیں کہ منزل گاہ مسجد ہے ہندوؤں کو دے دوں گا اور ہندو پارٹی سے کہتے ہیں ۔ کہ مسلمانوں کو نہیں دی جائے گی اس دو طرفہ پالیسی کا انجام یہی ہونا چاہیے تھا جو ہوا ۔

کلکتہ ۸ فروری ۔ معلوم ہوا ہے یورپ کی جنگ مشرق قریب کے اسلامی ممالک کی سرحد تک پہنچنے والی ہے ۔ اتحادیوں نے وہاں فوجی تیاریاں مکمل کر لی ہیں ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اتحادی اس مقام پر جنگ کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں ۔ اور وہ ترکی کی پوری پوری امداد کریں گے ۔

بمبئی ۸ فروری ۔ معلوم ہوا ہے یہاں کپڑے کے کارخانوں کے مزدور ہڑتال کی تیاری کر رہے ہیں ۔ جنگ چھڑنے پر اخراجات میں اضافہ ہونے کے سبب مزدوروں نے ثالثی بورڈ کے سامنے ۲۰ فی صدی اضافہ کا مطالبہ کیا ۔ کارخانہ دار سوا سات فی صدی اضافہ پر تیار تھے لیکن بورڈ نے ۱۲½ فی صدی کی سفارش کی ۔ بورڈ کو سمجھوتہ کرانے میں ابھی تک کامیابی نہیں ہو سکی ۔ اس جھگڑے میں ڈیڑھ لاکھ سے اوپر مزدور شامل ہیں مزدوروں کی کونسل آف ایکشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر سمجھوتہ کی کوششیں ناکام رہیں تو ۲۶ فروری کو عام ہڑتال کر دی جائے ۔ احمد آباد کے مزدور بھی اس صورت میں ان کے ساتھ ہڑتال کریں گے

لکھنؤ ۸ فروری ۔ سر عزیز الدین احمد چیف ایڈوائزر اور چیف منسٹر ریاست دتیا جو طویل عرصہ سے دل کی بیماری میں مبتلا تھے ۔ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ۔

برلن ۸ فروری ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ سار برون کے جنوب مغرب میں دریائے وارنڈٹ کے نزدیک گشت کرتے ہوئے جرمن فوجیوں نے کچھ قیدی بنا لئے ۔ ایک جرمن جہاز نے بحیرہ شمالی پر پرواز کرتے ہوئے ایک برطانوی جہاز کو گرا لیا ۔

کلکتہ ۸ فروری ۔ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا کہ اگر ہندوستان نے مکمل سوراج اور آزادی حاصل کرنی ہے تو برٹش گورنمنٹ سے سمجھوتہ کی تمام کوششیں ترک کر دی جائیں ۔ سمجھوتہ سے آزادی ہرگز حاصل نہ ہو گی ۔ مزید کہا کہ کانگرس کے بڑے بڑے حلقوں میں انتہا پسندوں کی جماعتوں کے خلاف بہت کچھ نکتہ چینی کی جاتی ہے ۔ اور بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے خلاف ہائی کمان کی مہم کا مقصد صرف یہ ہے کہ انتہا پسندوں کی پیش قدمی کو روک دیا جائے ۔

لنڈن ۸ فروری معلوم ہوا ہے جرمنی اس بات کے لئے بہت کوشش کر رہا ہے کہ رومانیہ کی تیل کی کمپنیوں پر کنٹرول حاصل کیا جائے ۔ اس نے کئی کمپنیوں کے حصے خرید کر ان پر کنٹرول کر لیا ہے ۔ ایک اور کمپنی سے سرکاری کنٹرول ہٹانے کے لئے جرمنی رومانیہ کی حکومت پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے رومانیہ کی تیل کی کمپنیوں کے کئی حصہ داروں نے اب جرمنوں کی پیشکش قبول کرنا شروع کر دی ہے ۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ رومانیہ کی تیل کی کمپنیوں کے حصے خریدنے کے لئے بازی لگانے کے واسطے تیار نہیں ۔

پیرس ۸ فروری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات دشمن کی دو پلٹنوں نے دو مقامات پر حملہ کیا ۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا ۔ دیگر سرگرمیاں بھی جاری رہیں ۔

سٹاک ہالم ۸ فروری ۔ فن لینڈ کے سرکردہ سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ فنش فوجوں کی طاقت ابھی ختم نہیں ہوئی گورنمنٹ میں ابھی کافی طاقت ہے مگر اس نے غیر ملکی فوجی امداد کے متعلق اپیل کی ہے

نئی دہلی ۷ فروری ۔ تبت کی اطلاع مظہر ہے کہ پچھلے ہفتہ تبت کے نئے دلائی لامہ نے جو پانچ سال کا بچہ ہے ۔ برطانوی مشن کا پہلا سرکاری استقبال کیا ۔

امرتسر ۸ فروری ۔ گندم ۴/۱/۴ سے ۶/۳/۳ نخود ۴/۹/۴ سونا ۴۲/۶/۳ چاندی ۵۷/۱/۱ پونڈ ۲۷/۳/۱

کلکتہ ۸ فروری ۔ سردار پٹیل آج مالیگنڈا جاتے ہوئے یہاں پہنچے تو سٹیشن پر تیس کے قریب آدمیوں نے سیاہ جھنڈوں سے مظاہرہ کیا ۔ جب ٹرین پلیٹ فارم پر آئی تو لوگوں نے "پٹیل گو بیک" کے نعرے لگائے ۔ جب ان کو کمپارٹمنٹ سے اتار کر سٹیشن کے باہر موٹر کار میں سوار کرا لیا گیا ۔ اور موٹر کار چلی تو مظاہرین نے سیاہ جھنڈیاں کار کی طرف پھینکیں ۔

لکھنؤ ۷ فروری ۔ عالم باغ پولیس سٹیشن میں ایک جرمن کرنسی نوٹ جو دس ہزار مارک کا بیان کیا جاتا ہے جمع کرایا گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے یہ نوٹ ایک ریٹائرڈ گارڈ کے بچے نے اپنی گلی میں پڑا ہوا پایا تھا ۔

لنڈن ۷ فروری ۔ معلوم ہوا ہے فن لینڈ کے دو جہاز جو عمارتی لکڑی لے کر برطانیہ جا رہے تھے جرمنی نے پکڑ کر تمام مال اور جہاز ضبط کر لئے ہیں

نئی دہلی ۸ فروری ۔ ریلوے بجٹ پر جو کل مرکزی اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں پیش کیا گیا ہے ۔ آئندہ ہفتہ بحث شروع ہو گی ۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ دوران بحث میں مختلف ممبر اس بات پر زور دیں گے ۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ گورنمنٹ اپنے اخراجات میں کمی کرے ۔ اور بجٹ کا ہر ممکن ذریعہ اختیار کرے ۔ کرایوں کی شرح میں اضافہ سے آمدنی نہ بڑھائے ۔ ایک تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ ہندوستان میں ریلوے انجن تیار کئے جائیں ۔

پشاور ۸ فروری ۔ معلوم ہوا ہے بختی خیل قبیلہ نے چند اور رائفلیں اور بارود گورنمنٹ کے حوالے کر دی ہیں ۔ یہ اس امر کی ضمانت ہے کہ وہ امن قائم رکھے گا ۔ اور ڈاکوؤں کو پناہ نہیں دے گا ۔ اس سے پیشتر یہ قبیلہ تین ہزار روپے اور کئی رائفلیں گورنمنٹ کے حوالے کر چکا ہے

راجکوٹ ۸ فروری ۔ کانگرس نگر میں پینے کے پانی کا ایک اور ذخیرہ بنایا جا رہا ہے ۔ جس میں دو لاکھ گیلن پانی رہے گا ۔ اس سے پیشتر جو ذخیرہ بنایا گیا ہے اس میں ۴ لاکھ گیلن پانی موجود رہے گا ۔ دریائے دامودر اور نالہ ہرہری کا پانی روک کر جو جھیل بنائی گئی ہے ۔ اس کا پانی کپڑے دھونے اور نہانے میں استعمال ہو سکے گا اور وہاں تیراکی بھی ہو سکے گی ۔

۱۹۶

وصیتیں

نمبر ۵۵۲۵ میں شریف احمد امینی مولوی فاضل ولد سیٹھ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگہ ڈاک خانہ بنگہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ - جنوری ۱۹۴۰ء بروز جمعۃ المبارک حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اسوقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے - کیونکہ بفضل خدا میرے والدین زندہ موجود ہیں - میرا گزارہ ماہوار آمدن پر ہے - جو کہ بصورت ملازمت مبلغ ۲۶ ماہوار اور الاؤنس مبلغ ۵ روپیہ ماہوار کل مبلغ ۳۱ ماہوار ملتے ہیں - لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - جو کہ انشاء اللہ ماہوار ادا کرتا رہونگا نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - (نوٹ) خاکسار کی یہ ملازمت عارضی ہے - کمی و بیشی ہونے کی صورت میں دفتر کو باقاعدہ اطلاع دی جایا کرے گی - العبد احقر شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان بقلم خود ۱/۵ ۵ گواہ شد غلام حیدر بی - اے مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۱/۵ ۵ گواہ شد احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر نزیل قادیان دارالامان - ۱/۵ ۵

نمبر ۵۵۴۸ میں ابراہیم ولد اللہ دتا قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر تقریباً ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بنگہ ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ (۱۱ فروری ۱۹۴۰ء) حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں - اور میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تقریباً بارہ روپے ماہوار ہے لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں - اور میں حصہ آمد انشاء اللہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا - اگر بفضل خدا آمدنی زیادہ ہوئی - تو بھی ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے ادا کرتا رہونگا - نیز اگر بوقت وفات میری کوئی بھی جائیداد ثابت ہو - تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی - والسلام العبد محمد ابراہیم احمدی بقلم خود - گواہ شد جلال الدین امینی کارکن محکمہ دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان حال بنگہ ضلع جالندھر ۱۱ تبلیغ ۱۳۱۹ھش گواہ شد احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر ۱۱ تبلیغ ۱۳۱۹ھش

نمبر ۵۵۴۹ میں زینب بی بی زوجہ محمد ابراہیم قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بنگہ ڈاک خانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ - فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے - مہر مبلغ ۳۲ روپیہ صرف اور ایک راس بھینس قیمتی ستر روپے صرف - کل مبلغ یکصد دو روپیہ ۱۰۲ ہوئے لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں - نیز بوقت وفات اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی والسلام الامتہ نشان انگوٹھا زینب بی بی مذکور گواہ شد محمد ابراہیم بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد محمد دین سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ بقلم خود گواہ شد احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ۱۵/۲/۳۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

آل انڈیا ریڈیو سٹیشن بمبئی میں

قادیان ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ آج ساڑھے آٹھ بجے شام آل انڈیا ریڈیو سٹیشن بمبئی نمبر ۱ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی انگریزی تقریر نشر کی گئی جس کا موضوع "میں اسلام کو کیوں پسند کرتا ہوں" تھا۔ قادیان میں حضور کی تقریر سننے کے لئے میاں عبد الغفور خان صاحب پٹھان نے باجازت نظارت تعلیم و تربیت مسجد اقصےٰ میں اپنا ریڈیو سیٹ لگا دیا۔ جہاں مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی برعائت پردہ تقریر سنی۔

تقریر شروع کرنے سے قبل اور پھر بعد میں یہ معذرت کی گئی۔ کہ بعض مجبوریوں کے باعث حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی زبان مبارک سے ہم یہ تقریر نہیں سنا سکے۔ بلکہ دوسرے شخص کو پڑھنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے ؎

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب کی چندہ تحریک جدید میں شمولیت

یہ خبر نہائت خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری جنہوں نے حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کا شرف حاصل کیا ہے۔ وہ اس مبارک تحریک میں بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس میں متواتر حصہ لینے والوں کے نام مرکزی لائبریری کے حال میں کندہ کئے جائیں گے۔ نیز ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر تاریخ اسلام میں ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ چنانچہ جناب مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"میں طوعاً تحریک جدید میں شامل ہوتا ہوں۔ پانچ سال باقی ہیں۔ فی سال پانچ روپیہ کے حساب سے میں انشاء اللہ تعالےٰ پشاور جا کر رقم بھیج دوں گا۔"

جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ کو اس الٰہی تحریک میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا مبارک ہو۔ اور اپنے پاس سے اس کا اجر عطا فرمائے آمین

یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ چونکہ دفتر تحریک جدید کی طرف سے وعدوں کے موصول ہونے کی اطلاع روزانہ دی جا رہی ہے۔ اس لئے ہر جماعت و فرد دیکھے کہ آیا ان کو وعدہ ارسال کرنے کے بعد ٹھیک وقت پر اطلاع مل گئی ہے یا نہیں اگر نہیں تو سمجھ لیں۔ کہ ان کا وعدہ موصول نہیں ہوا۔ اور وہ اپنے وعدوں کی دوسری فہرست بنا کر جلد ارسال فرمائیں۔ تا وہ رہ نہ جائیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا پتہ

خان صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۲ فروری تک ان کا پتہ حسب ذیل ہوگا احمد آباد اسٹیٹ۔ ڈاک خانہ بنی سر روڈ۔ سندھ

۲۳ فروری کو آپ کے لاہور پہونچنے کی امید ہے اور ۲۴ کو قادیان پہونچ جائیں گے۔

درخواست دُعا

مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ بعارضہ یرقان بیمار ہیں احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز اگر کسی دوست کو اس بیماری کا مجرب علاج معلوم ہو تو انہیں ضرور مطلع فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۳

چنانچہ اس جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے سر سید مرحوم نے علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی۔ جس کے اتباع میں ملک کے مختلف حصوں میں بہت جلد بے شمار تعلیمی ادارے قائم ہو گئے۔ اور قوم ہمہ تن تعلیم جدید کے حصول میں مشغول ہو گئی۔ یہ دوڑ اس وقت تک جاری ہے۔ اور قوم کے ہزاروں نونہال اسلامی اور غیر اسلامی مدارس میں تعلیم جدید کی منازل طے کر رہے ہیں"

مگر نتیجہ کیا ہؤا کیا مسلمانوں کی پستی بلندی میں تبدیل ہو گئی۔ کیا ان کا قدم ترقی کی طرف اٹھنے لگا۔ کیا انہیں اپنا مستقبل شاندار نظر آنے لگا۔ نہیں بلکہ صاحب مذکور کے ہی الفاظ میں حالت یہ ہے۔ کہ "آج پون صدی ہونے کو آئی ہے۔ جب سے ہم دیوبند اور علی گڑھ کی وضع کے مدارس سے یہ دونوں جدا جدا نسخے آزما رہے ہیں۔ قوم نے اپنی عمر کا ایک نہائت ہی قیمتی حصہ صرف کر ڈالا ہے۔ لیکن آج ان کی افادیت کا اندازہ لگانے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ نسخہ جو کار قوم نے ملت کے مرض کے لئے اس وقت تجویز کیا تھا اسے راس نہیں آیا۔ اور مرض میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہوتا گیا ہے۔ وہ چیز جس پر تریاق کا دھوکہ ہوا درحقیقت زہر ہلاہل تھی"

پھر یہی نہیں بلکہ "یہ درسگاہیں اس عجیب و غریب مخلوق کی پیداوار کی ذمہ وار ہیں جس کا تعطل وجود مسلمانوں کی سب سے بڑی بدبختی ہے"

ایسا کیوں ہؤا اس لئے کہ دنیوی تعلیم کو ذریعہ کامیابی سمجھنے والے تو مذہب سے اکادن بے بہرہ ثابت ہو گئے۔ جب انہوں نے دینی تعلیم پر اس کو ترجیح دی لیکن جنہوں نے دینی تعلیم کا بیڑا اٹھایا۔ وہ بھی چونکہ مذہب کی اصل حقیقت اور اس کی برکات سے تہی دست تھے۔ اس لئے وہ بڑی بڑی ضخیم کتابیں تو رٹ سکتے تھے اور رٹا سکتے تھے لیکن اسلام کی حقیقی روح نہ پیدا کر سکے۔ اور کر بھی کیونکر سکتے۔ جبکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے رو سے ایمان ثریا پر جا چکا تھا۔ اور اسے وہی بابرکت وجود لا سکتا تھا۔ جس کے لئے یہ مقدر تھا۔ اور جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونا تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اس لئے اب جبکہ پون صدی کا طویل تجربہ ناکام ہو چکا ہے۔ کیا ضروری نہیں۔ کہ مسلمان سبق حاصل کریں۔ وہ اپنے تجویز کردہ نسخے آزما چکے۔ اب خدا تعالےٰ کا تجویز کردہ نسخہ آزمائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو تعلیم پیش فرمائی ہے اسے قبول کر کے اس پر عمل کریں۔ پھر دیکھیں ان کے عزائم اور ارادوں میں کتنا عظیم الشان انقلاب برپا ہوتا ہے۔ انہیں کس قدر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور کتنا شاندار مستقبل نظر آتا ہے ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

بتیس ۳۲ سال سے زیادہ کا عرصہ گزرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے صادق و مصدوق مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ وحی فرمائی۔ کہ "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن" اور حضور علیہ السلام نے اسے شائع فرما کر ساتھ ہی تشریح بھی فرما دی۔ کہ سیلاب و بارش کے علاوہ غیر معمولی سردی۔ برف اولے پڑا کریں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی دوسری وحی ع

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

میں یہ اشارہ موجود ہے۔ کہ ایسا ہر بہار کے موسم میں ہوا کرے گا۔ چنانچہ اس وقت ہم یہ ابر دیکھ رہے ہیں۔ اور ہر سال اس کی طرف توجہ بھی دلا دیتے ہیں۔ کہ غیر معمولی برف باری۔ اور ثلج و ژالہ باری نہ صرف مشرق میں۔ بلکہ مغرب میں یعنی تمام دُنیا میں عالمگیر طور پر ہوتی ہے۔ یہ سال بھی خالی نہیں گیا۔ چنانچہ اسی ہفتے کے اخباروں کے چند اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔ روزنامہ "زمیندار" (۱۷۔ فروری) خبر دیتا ہے:-

"یورپ کی موسمی کیفیت بدستور خراب ہے۔ اور شدت کی سردی نے تمام کاروبار معطل کر رکھے ہیں۔ ولایات بلقان میں برفانی طوفانوں نے اندھیر مچا رکھا ہے۔ رومانیہ میں دریائی اور ریل سلسلہ ہائے آمد و رفت معطل ہیں سات سات فٹ گہری برف جمی ہوئی ہے۔ اور دریا منجمد ہیں۔ مرکزی یورپ میں کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے۔ ہر جگہ زمہریر کی کیفیت موجود ہے۔ ہنگری میں ریلوے ٹرینوں کی آمد و رفت کے سلسلے بند ہیں۔ بوڈاپسٹ میں خوفناک برفباری ہو رہی ہے"۔

یہ نہ خیال کیجئے۔ کہ یورپ میں سردی پڑا ہی کرتی ہے۔ "پرتاپ" ۱۹ فروری لکھتا ہے:۔ کہ

"یورپ اس وقت کہر اور انتہائی سردی کی لپیٹ میں ہے۔ سردی سپین میں بھی پہونچ گئی ہے۔ جہاں ٹمپریچر صفر سے ۱۹۔ درجے کم ہے۔ ملک کے کئی حصوں میں سخت برفباری ہوئی ہے۔ بلجیم میں ٹمپریچر صفر سے ۳۸ درجے کم ہے۔ ڈنمارک میں اس وقت جو سردی پڑ رہی ہے۔ گزشتہ سو سال سے اس کی مثال نہیں ملتی"۔ (ریوٹر)

"شمالی یورپ شدید ترین جاڑے کی گرفت میں ہے۔ بیس جہاز یخ بستہ ہو چکے ہیں"۔ (زمیندار ۱۲ فروری)

یہ یورپ ہی کا حال نہیں۔ بلکہ دوسری دُنیا یعنی امریکہ سے بھی یہی خبر آ رہی ہے۔ چنانچہ نیویارک ۱۷۔ فروری کی خبر ہے:۔

"امریکہ میں شدید برف باری ہوئی ہے۔ آٹھ آٹھ فٹ برف جمی پڑی ہے اور قریباً چالیس ہزار آدمی سڑکوں سے برف ہٹانے میں لگے ہوئے ہیں۔ بوسٹن کی مچھلی مارکیٹ جو دُنیا میں سب سے بڑی مارکیٹ ہے۔ بند ہو گئی۔ ٹریفک بالکل بند اور کاروبار یکسر معطل ہے"۔

اب مشرق کی سُنیئے۔ مشرق قریب و بعید مشرق وسطیٰ چین۔ جاپان سب میں یہی حال ہے:۔

افغانستان سے ۱۴۔ فروری کی اطلاع موصول ہوئی۔ کہ

"کابل و قندھار کے مابین ٹریفک شدید برفباری کی وجہ سے کلیۃً بند ہو چکا ہے" (زمیندار ۱۷۔ فروری) تمام درے اور سڑکیں رک گئی ہیں (پرتاپ ۷ فروری)

کشمیر میں بھی غیر معمولی حالت ہے سری نگر ۵۔ فروری کی خبر ہے۔

"گزشتہ ۱۰۔ روز سے متواتر برف باری ہے۔ ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ تو گزشتہ ہفتہ ہی سے بند ہو چکا تھا۔ تین روز سے ڈاک بھی نہیں پہونچی۔ غرضکہ برف اور سردی نے کشمیر کو باقی ہندوستان سے عارضی طور پر الگ کر دیا ہے"۔ (پرتاپ ۸ فروری)

کوہستان کانگڑہ شدید برفباری ہے درۂ دلچی جھنگری۔ بھنگال۔ دھنڈادھر کے قرب و جوار۔ دھرم کوٹ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ پالم پوری نہروں اور چشموں کا پانی منجمد ہے۔ غرض پالم پور کانگڑہ کی وادیوں میں سخت برفباری اور ژالہ باری ہوئی ہے۔ (زمیندار ۱۰ فروری)

ضلع ہزارہ ۱۶۔ فروری۔ اس ہفتہ اس علاقہ میں شدید برفباری ہوئی۔ برف غیر معمولی طور پر زیادہ پڑتی رہی۔ تمام کلہائے کوہ برف سے سفید ہو رہے ہیں۔ (زمیندار ۱۸۔ فروری)

اس کے علاوہ بہت سے اضلاع پنجاب و یو۔ پی میں ژالہ باری ہوئی ہے۔ غرض خدا تعالےٰ کا نشان اپنی توجہ دلانے والی قوت کے ساتھ پھر ظاہر ہوا ہے۔ کیا اس ملک کے لوگ ان غیر معمولی حالات میں آسمان کے بدلے ہوئے تیور دیکھ کر یہ محسوس کریں گے کہ یہ تغیر و تبدل یہ غیر معمولی کیفیت بے وجہ نہیں۔ ضرور ہے۔ کہ اس کی قدیم سنت کے مطابق کوئی مامور۔ کوئی راہ حق دکھانے والا ظاہر ہو چکا ہے۔ اور یہ سب امور ہمیں اس کی لائی ہوئی ہدایتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔ جو سراسر حق و حکمت اور ہمارے ہی فائدہ کے لئے نازل ہوئی ہیں۔

پس آؤ۔ ہم اپنے اندر ایک پاک تغیر پیدا کریں۔ اور ان ہنگامہ خیز انقلاب انگیز حالات میں اپنے لئے امن و سکون آرام و آسائش کی جگہ تلاش کریں۔ کہ اس وقت جنت بھی قریب ہے، اور جہنم بھی بھڑکائی جا چکی ہے مبارک وہ جو اس صراط مستقیم پر چلیں۔ جو ابد الآباد کے لئے دارالقرار میں لے جائے اور اپنے خالق و مالک حقیقی سے ملا دے۔

(اکمل عفا اللّٰہ عنہ)

مُسلمان گزشتہ صدی کے ناکام تجربوں سے سبق حاصل کریں

مُسلمان دینی اور دُنیوی لحاظ سے روز بروز تنزل اور ادبار کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ البتہ اس گڑھے سے نکلنے کے لئے جو طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ ان کی ناکامی کا اعتراف کرنے کے لئے اکثر لوگ تیار نہیں۔ لیکن تابکے۔ دُور اندیش اور حقیقت بین اصحاب پر ان طریقوں کی ناکامی بلحظہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ جرأت سے کام لے کر دوسروں کو بھی قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" میں ایک دردمند مسلمان نے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں اول تو یہ بیان کیا ہے۔ کہ

"اکابر قوم نے دردِ ملت کے کئی دارو سوچے۔ لیکن بالآخر متفقہ طور پر اس مرضِ کہن کا نسخہ تعلیم تجویز ہوا"۔

اس کے بعد ایک گروہ نے دینی تعلیم کی طرف توجہ کی۔ اور اس مقصد کے [illegible] نظیر دیوبند ایسی شاندار درسگاہ کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں اس وقت ایشیا کے [illegible] ممالک کے سینکڑوں طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور اسی کی اتباع میں جا بجا [illegible] مدارس نظر آتے ہیں۔ دُوسری جماعت کا خیال تھا۔ کہ ہماری پستی کا علاج تعلیم جدید میں ہے

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیّت مسلمانوں کو

حجۃ الوداع کے موقعہ پر

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

کعبہ کب سے مرکزِ حج بنا؟

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ۔ یعنی خانہ کعبہ دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے۔ پس اس آیت سے کعبۃ اللہ کا بطور معبد کے قدیم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ امر کہ اس گھر کا حج بھی ابتداء عالم سے جاری ہے یقینی طور پر ثابت نہیں البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے اس گھر کا حج کے لئے مرکز بننا پایۂ ثبوت تک پہونچا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یعنی ہم نے ابراہیم کو حکم دیا تھا۔ کہ اے ابراہیم تو لوگوں میں اعلان کر دے۔ کہ اے لوگو اس گھر کا حج کیا کرو۔ پھر فرمایا کہ اس حکم کے ساتھ ہی ہم نے یہ پیشگوئی بھی کر دی تھی۔ کہ اب اس حکم کے بعد یہ گھر دور و نزدیک سب جگہوں کے حج کے لئے آنے والوں کا مرکز بن جائے گا۔ لوگ اتنے نزدیک سے بھی آئیں گے۔ کہ انہیں سواری کی ضرورت نہ ہوگی۔ گھر سے پیدل ہی نکل کھڑے ہوں گے۔ جیسا کہ مکہ کے قرب و جوار میں رہنے والے اور اتنے دور دراز سے بھی آئیں گے۔ کہ ایک فربہ اونٹ جو ہزاروں میل ریگستان کے سفر کو بخوبی طے کر سکتا ہے۔ آتے آتے اس کے کوہان کی چربی پگھل کر بالکل دُبلا ہو کر وہ مکہ میں پہونچے گا۔

پس ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ حج کا یہ ابراہیمی اعلان آیا ابتدائی اعلان تھا۔ اور حج ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔ یا یہ اعلان تجدید حج کی رسم کہنہ کے لئے جو استداد زمانہ کے زیر اثر مٹ چکی تھی تجدید کا حکم رکھتا تھا۔ خواہ کوئی صورت ہو بہر حال یہ امر یقینی ہے۔ کہ حج کا موجودہ غیر منقطع بابرکت سلسلہ ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ کے پاک وجود کے ذریعہ شروع ہوا۔ اور آج تک اپنی پوری شان و شوکت سے جاری ہے۔ اور یہ قیامت تک محشر زا سلسلہ منشاء انشاء اللہ تعالےٰ خدا کے سچے وعدوں کے مطابق قیامت تک رونما ہوتا رہے گا۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حج

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کے قریباً اڑھائی ہزار برس بعد انہی کی دعا کے نتیجہ میں انہی کی اولاد سے اللہ تعالےٰ نے عرب کے پتھروں میں ایک لعل بے بہا پیدا کیا وہ کون؟ وہ ہمارا سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضورؐ نے چالیس برس کی عمر میں دعوےٰ نبوت کیا۔ حضور کے دعوے سے قبل بھی ہر سال حج ہوتا تھا۔ اور حضورؐ بھی ابراہیمی سنت اور قومی رواج کے ماتحت حج کرتے ہوں گے۔ لیکن حضورؐ کے نئے مذہب یعنی اسلام میں ابھی حج دین کا رکن اور اسلامی ملت کا ستون نہ بنا تھا۔ دعوے کے تیرہ ۱۳ سال بعد حضور مدینہ تشریف لے گئے۔ مگر حج کا حکم ابھی قرآن مجید میں نازل نہیں ہوا تھا۔ مدینہ پہونچ کر ہجرت کے پانچویں سال قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ یعنی اے لوگو عمر بھر میں ایک دفعہ تم پر فرض ہے۔ کہ اگر کوئی روک نہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے دارالخلافہ مکہ میں اس کے دربار کعبہ میں حاضری دے آیا کرو۔

اس آیت کے بعد خانہ کعبہ کا حج صرف ابراہیمی سنت نہ رہا بلکہ اسلامی رکن بن گیا۔ اور اب ایک مسلمان کے لئے ضروری ہوگیا۔ کہ وہ عمر بھر ایک دفعہ مکہ میں سلام کے لئے ضرور حاضر ہوا کرے۔ لیکن جس وقت مدینہ میں یہ حکم نازل ہوا مکہ میں اس وقت کفار قریش کا قبضہ تھا اور وہ مسلمانوں کو وہاں گھسنے تک نہ دیتے تھے۔ اس لئے حضور اور حضورؐ کے ساتھیوں کے لئے حج کا دروازہ بند تھا۔ اس آیت کے نزول کے تین سال بعد یعنی ۸ھ ہجری کے رمضان میں مکہ فتح ہوا۔ اور حضور علیہ السلام کے بے مثال عفو عام اور بے نظیر درگزر نے مکہ والوں کی کایا پلٹ دی۔ اور وُہی جگہ جو کفر کا گڑھ تھی۔ اسلام کا مرکز بن گئی۔ اور مکہ کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے۔ فتح مکہ کے دو اڑھائی ماہ بعد ذوالحجۃ میں حج ہوا۔

اس حج میں مکہ کے مسلمان اور کافر اور اسی طرح عرب کے اور قبائل کے مسلمانوں اور کافروں نے مل جل کر حج کیا۔ لیکن حضور علیہ السلام مدینہ سے نہ تو خود تشریف لائے۔ اور نہ حضورؐ علیہ السلام کے صحابہ مدینہ سے کسی امیر کے ماتحت قافلہ بنا کر اس حج میں شریک ہوئے۔ پھر اگلے سال ۹ھ ہجری میں حضورؐ علیہ السلام گو خود حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر سینکڑوں صحابہؓ کو حج کے لئے بھیجا۔ اور اپنی طرف سے کچھ قربانیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ کیں۔ اور گو اس حج میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ مگر قبائل کے کافروں نے بھی حج کیا۔ اسی حج میں سورۂ براءت کی ابتدائی آیتوں کا اعلان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ السلام کے خاندان میں سے ہونے کے سبب حضورؐ کی طرف سے مکہ میں کیا۔

پھر اگلے سال ۱۰ھ ہجری کو حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس ذوالقعدہ کی پچیسویں تاریخ کو ہزاروں لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے جن میں حضورؐ کے قریباً تمام صحابہ اور حضور کی تمام ازواج مطہرات اور حضور کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ بھی مع بچوں کے تھیں۔ غرض یہ عظیم الشان قافلہ پونے تین سو میل کا ریگستانی سفر صرف ۹ دن میں طے کرتا ہوا ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ میں داخل ہوا۔

منیٰ کے میدان میں اجتماع اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ

چوتھی سے ساتویں تاریخ تک چار دن حضور مکہ میں ٹھہرے رہے۔ آٹھویں تاریخ کو یہ قافلہ منیٰ میں گیا۔ جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں پہنچا یہ مقام مکہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے یہاں سارا دن دُعاؤں میں لگے رہنے کے بعد سورج ڈوبنے پر وہاں سے واپس روانہ ہو کر رات بھر مزدلفہ کے مقام میں رہا۔ جو مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور وہاں کے مقررہ میدان میں دُعائیں کر کے سورج نکلنے سے پیشتر روانہ ہو کر دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن پھر منیٰ کے میدان میں آیا۔ اور وہاں یہ قافلہ تین چار روز ٹھہرا رہا۔

یہاں پر قریباً سب نے قربانیاں کیں۔ سر منڈائے اپنی اپنی نذریں پوری کیں۔ اور دن رات لبیک لبیک یعنی حاضر جناب۔ حاضر جناب کے نعرے لگا کر بسر کئے۔ خود حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے پورے ایک سو اونٹ قربان کئے۔ ترسیٹھ اپنے ہاتھ سے۔ اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذبح کرائے اور اس طرح اس قافلہ نے حج کے مناسک ختم کئے۔ منیٰ کے اس میدان میں علاوہ اس کے کہ خود حضور علیہ السلام کے ہمراہی ہزاروں ہزار تھے۔ اردگرد کے قبائل کے مسلمان اور خود شہر مکہ کے لوگ جمع ہو کر ایک لاکھ سے زیادہ مجمع ہو گیا۔ اور بقول کسی اہل ذوق کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی طرح اس حج میں نبیوں کے سردار کے اردگرد ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے جس کا مفہوم یہ ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ انبیاء علیہم السلام کے مثیل تھے خیر یہ تو ذوقی باتیں ہیں۔ اور اصل تعداد اور حقیقت کو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے بہر حال منیٰ کے میلوں لمبے چوڑے میدان میں حاجیوں کا ایک بے پناہ لشکر اور اللہ کے عاشقوں کا ایک سیلاب عظیم امڈا چلا آتا تھا۔ اور خدا کی راہ میں کفن پہن کر ننگے سر لبیک اللھم لبیک لبیک پکارنے والوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا۔ کہ جسے دیکھ کر حشر کا میدان آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا اس عظیم الشان مجمع میں حضور علیہ السلام منبر کا کام ایک اونٹنی سے لیتے ہوئے اس پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ اور ایک نہایت اونچی آواز والے صحابی جریر نامی سے کہا:-

یا جریرُ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَعَلِّیْ اُعَمِّدُ اِلَی النَّاسِ۔

یعنی اے جریر ذرا لوگوں کو چپ کرا۔ تا کہ میں انہیں وصیت کر سکوں۔ اس پر جریر اور بعض دوسرے لوگوں نے مجمع کو یہ کہکر کہ حضور علیہ السلام کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔ خاموش کرایا۔ اور یہ عظیم الشان مجمع ایسا پُرسکوت۔ اور ہمہ تن گوش ہو گیا۔ کہ ایک شخص کہتا ہے کہ جس وقت حضور علیہ السلام خطبہ فرما رہے تھے۔ میں حضور کی اونٹنی کی نکیل تھامے کھڑا تھا۔ اور اونٹنی کے مونہہ سے لعاب میرے اوپر گرتا تھا۔ مگر میں ذرا حرکت نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے لعاب سے میں تر بتر ہو گیا۔ مگر ذرا آگے پیچھے نہ ہوا۔ اس کے بعد جب سب لوگ خاموش ہو گئے۔ تو حضور علیہ السلام نے ایک لمبا وعظ فرمایا۔

رسول کریمؐ نے کیا فرمایا

چونکہ کسی ایک حدیث میں ترتیب سے پورا خطبہ درج نہیں۔ بلکہ مختلف حدیثوں میں مختلف حصے بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اپنی ترتیب سے بامحاورہ حاصل مطلب کے طور پر وہ تمام باتیں جو مختلف حدیثوں میں آئی ہیں۔ عرض کر دیتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پھر خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ لوگو سُن لو۔ مَیں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ معلوم نہیں ہم تم پھر ملیں یا نہ ملیں۔ اس لئے غور سے میری باتیں سُن لو۔ پھر فرمایا۔ لوگو یہ کونسا مہینہ ہے۔ لوگوں نے سمجھا۔ شائد حضور اس مہینہ کا نام بدلنا چاہتے ہیں۔ اس لئے لوگوں نے عرض کیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ کیا یہ مہینہ ذوالحج نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ پھر فرمایا۔ یہ کونسا دن ہے۔ لوگوں نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ حج کا دن۔ قربانی کا دن اور دسویں تاریخ نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ پھر حضور نے پوچھا۔ یہ کونسا مقام ہے؟ حاضرین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر سمجھتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ حرم نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ پھر سُن لو۔ کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر آپس میں اسی طرح حرام ہیں۔ جس طرح تمہارا یہ دن۔ تمہارا یہ مہینہ۔ اور تمہارا یہ مقام حرام ہے۔

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تشریح یہ ہے۔ کہ عرب کے لوگ زمانہ کے لحاظ سے ذوالحجہ مہینہ کو منجملہ بعض اور حرام مہینوں کے حرام یعنی عزت والا مہینہ سمجھتے تھے۔ یعنی نہ اس ماہ میں وہ لڑائی کرتے تھے۔ نہ ڈاکہ وغیرہ ڈالتے تھے۔ اور نہ قتل و غارت کے مرتکب ہوتے تھے۔ بلکہ یہاں تک وہ محتاط تھے۔ کہ قاتل کو قصاص میں بھی اس مہینہ میں قتل نہ کرتے تھے۔ بلکہ انتظار کرتے رہتے تھے۔ اور اشہر الحرم گزر جاتے۔ پھر اُسے قتل کرتے تھے۔ ان کا کیسا ہی شدید دُشمن کیوں نہ ہو۔ مجال نہ تھی۔ کہ اس مہینہ میں اس کو کوئی تکلیف پہونچائیں۔ دوست دُشمن سب کھلے بندوں پھرتے تھے۔ کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ کسی کی طرف نظر اُٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ بالخصوص اس ماہ کی دسویں تاریخ جو حج کی ایک نہایت اہم تاریخ تھی۔ نہایت ہی حرمت اپنے اندر رکھتی تھی۔ کیونکہ عرب کے تمام قبائل اسی تاریخ کو اکٹھے ہوتے تھے۔

مقام منیٰ کی حرمت

پھر مکان کے لحاظ سے منیٰ ان مقامات میں سے تھا۔ کہ خدا کا حرم کہلاتا تھا اور یہ مقام ان مقامات میں سے تھا کہ اگر حرام مہینے نہ بھی ہوں۔ مگر اس مقام پر قتل و غارت کا امکان نہ تھا قصاص کے وقت بھی قاتل کو حرم سے باہر لے جا کر قتل کیا جاتا تھا۔ پس جس دن اور جس مقام پر حضور علیہ السلام نے یہ خطبہ پڑھا۔ وہ دوگنی بلکہ سہ گنی حرمتوں کا مجموعہ تھا۔ کہ مہینہ بھی حرام۔ دن بھی حرام۔ اور جگہ بھی حرام۔

پس اُس دن اور اس مقام کی حرمتوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اے لوگو۔ تم اس مہینہ کو حرام۔ اس دن کو حرام اور اس مقام کو حرام سمجھتے ہو۔ اور حرمت کے قواعد کے مطابق ناممکن ہے۔ کہ ان تینوں حرمتوں کی موجودگی میں تم اس مکان سے ایک کانٹا بھی توڑ سکو۔ مگر یاد رکھو۔ کہ یہ مکانی اور زمانی حرمتیں تو ایک واسطہ ہیں۔ اصل مقصود نہیں۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ جس طرح تم اس مہینہ میں بالخصوص اس دن میں پھر خصوصیت سے اس مقام پر کانٹا توڑنا بھی حرام سمجھتے ہو سن لو۔ کہ ایک مسلمان کی جان اس کا مال اور اس کی عزت تم پر ہر روز اور ہر مقام پر اُسی طرح حرام اور قطعی حرام ہے۔ جس طرح آج کی حرمت۔ جس طرح اس مہینہ کی حرمت۔ اور جس طرح اس مقام کی حرمت ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ دیکھو لوگو عدل سے اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ جو مجرم ہو۔ اسی کو پکڑنا۔ مجرم کے بدلہ اس کے باپ کو۔ یا قصور وار کے عوض اُس کے بیٹے کو نہ پکڑنا۔ بلکہ جو کرے وُہی بھرے۔

یہ نصیحت حضور علیہ السلام نے اس لئے کی۔ کہ جاہلیت میں قتل وغیرہ جرائم میں قاتل کی شخصیت کو نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ اُن کا مقصد جُرم کا بدلہ لینا ہوتا تھا۔ قصور وار نہ ملا تو اس کے باپ ہی کو پکڑ لیا۔ وُہ نہ ملا۔ تو بیٹے کو گرفتار کر لیا۔ وہ ہاتھ نہ لگا۔ تو کسی اور رشتہ دار کو سزا دے دی۔ اُس کا موقعہ نہ ملا۔ تو مجرم کے قبیلہ کے کسی نہ کسی فرد سے بدلہ لے لیا۔

سُود کا انسداد

پھر فرمایا۔ کہ لوگو۔ ہر مسلمان دُوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے بھائی سے وُہی سلوک کرے۔ جو وُہ چاہتا ہے کہ مجھ سے کیا جائے۔ لوگو! آج سے جاہلیت کے تمام سُودی کاروبار کو میں اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں تم لوگ اپنے قرضوں کی اصل رقم تو مقروضوں سے واپس لے سکتے ہو۔ مگر سُود کی ایک کوڑی نہیں لے سکتے۔ ہاں میں اپنے خاندان کو نمونہ بنانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں اپنے چچا عباس (جو سُودی کاروبار کرتے تھے) کے تمام قرضے کالعدم کرتا ہوں۔ نہ سُود۔ نہ اصل رقم۔ دونوں رقمیں اس کے مقروضوں کو معاف کرتا ہوں۔

زمانہ جاہلیت کے قصاص معاف

پھر فرمایا لوگو میں زمانہ جاہلیت کے تمام خونوں کو اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں۔ اب کوئی شخص اسلام میں اپنے کسی مقتول کے بدلہ میں جو اسلام سے قبل قتل کیا گیا ہو کسی کو قتل نہیں کر سکتا اور نمونہ کے طور پر میں اپنے سگے چچا حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ کہ جسے ھذیل قبیلہ نے شیر خواری کی عمر میں جبکہ وہ بنی لیث قبیلہ میں ایک دائی کے پاس رہتا تھا قتل کر دیا تھا۔ یہاں پر جاننا چاہیئے۔ کہ جاہلیت میں عرب لوگوں کا یہ دستور نہ تھا۔ کہ قتل کے عوض میں قاتل ہی کو سزا دی جائے۔ بلکہ جب کسی قبیلہ کا کوئی آدمی کسی دوسرے قبیلہ کے کسی آدمی کے ہاتھ سے مارا جاتا۔ تو مقتول کے قبیلہ کے لوگ اس قتل کو یاد رکھتے۔ اور جب کبھی موقعہ ملتا خواہ پچاس برس کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ تو وہ قاتل کے قبیلہ میں سے کسی ایک یا زیادہ اشخاص کو قتل کر دیتے۔ اور سب قبائل اپنے مقتولوں اور ان کے قاتلوں کی فہرست از بریاد رکھتے۔ اور موقعہ نکلنے پر بدلہ اس قبیلہ سے لیتے تھے پس قصاص قاتل اور مقتول کے درمیان نہ ہوتا تھا۔ بلکہ قاتل اور مقتول کے قبیلوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضور کا ایک چچا حارث نام جو دودھ پینے کے لئے بنو لیث قبیلہ میں بھیجا گیا۔ وہاں اسے ھذیل قبیلہ کے کسی آدمی نے قتل کر دیا۔ اب حضور کے خاندان بنو ہاشم موقعہ کے منتظر تھے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر ھذیل قبیلہ کا کوئی بڑا آدمی قتل کریں۔ کہ اس اثناء میں بیسیوں برس گزر گئے۔ حتیٰ کہ اسلام آیا۔ پھر مکہ فتح ہوا۔ اور پھر حجۃ الوداع کا موقعہ آیا۔ اس موقعہ پر تمام ملک کے لوگوں کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تمام قتل جو آج سے قبل مختلف قبیلوں میں ہو چکے۔ اب میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آج سے پہلا سب حساب بند اور سب سے پہلے میں اپنے چچا حارث کا خون کالعدم کرتا ہوں :۔

بیویوں کے متعلق وصیت

پھر فرمایا لوگو میں تمہاری بیویوں کے متعلق تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ کہ ان سے حسن سلوک سے پیش آیا کرو سنو وہ تمہاری لونڈیاں نہیں ہیں۔ بلکہ اِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ یعنی وہ تمہاری مددگار ہیں۔ جو خدا نے تمہیں تمہارے فرائض کے سرانجام دینے کے لئے عنائت کی ہیں اس سے زیادہ تمہارا ان پر کوئی زور نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ بے حیائی اختیار کریں۔ مگر یہ تمہارا وہم نہ ہو بلکہ ان کی بے حیائی کھلم کھلا اور ثابت شدہ ہو۔ تو بے شک تمہیں ان کی اصلاح کے لئے قدم اٹھانے کی اجازت ہے۔ سنو پہلے انہیں وعظ و نصیحت کرو پھر اگر اثر نہ ہو تو تنبیہہ کے طور پر ان سے الگ کمروں میں رات گزارو پھر بھی اگر وہ اصلاح نہ کریں۔ تو تمہیں انہیں بدنی سزا کا بھی اختیار ہے۔ مگر دیکھو ہڈی نہ ٹوٹے۔ گوشت نہ پھٹے۔ ضرب شدید نہ ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری اس تنبیہہ پر اپنی اصلاح کر لیں۔ تو پھر قطعاً ادھر ادھر کے بہانوں سے اپنا غصہ یا کینہ نہ نکالو سنو لوگو جس طرح تمہاری بیویوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح تم پر بھی ان کے کچھ حقوق ہیں۔ مثلاً تمہارا یہ حق ہے۔ کہ تمہاری بیویاں ان لوگوں سے نہ ملیں۔ جن سے تم انہیں روکتے ہو۔ تمہارے گھروں میں انہیں نہ آنے دیں۔ جن کا آنا تمہیں ناپسند ہو۔ دیکھو لوگو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم کھانے پینے کپڑے وغیرہ میں ان سے آرام و آسائش کا سلوک اختیار کرو۔

خدا کا پیغام پہنچا دیا

اس کے بعد فرمایا دیکھو اللہ نے میرے ذریعہ تم سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ میرے بعد تم پھر جاہلیت کا طریق اختیار کر کے ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ۔ اس کے بعد حضور نے بہت سی نصیحتیں فرمائیں۔ اور جب حضور یہ خطبہ ختم کر چکے تو فرمایا کہ لوگو بتاؤ میں تم کو یہ سب باتیں سنا چکا ہوں یا نہیں؟ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہاں حضور نے ہمیں یہ باتیں پہونچا دی ہیں۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ اللّٰھم اشھد۔ یعنی اے اللہ گواہ رہ کہ میں تیرے بندوں کو تیرا پیغام پہونچا چکا اور اپنا فرض ادا کر چکا ہوں تین دفعہ حضور نے یہ الفاظ فرمائے۔ پھر فرمایا کہ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ یعنی اے حاضرین تمہارا فرض ہے۔ کہ میری یہ باتیں ان کو پہونچا دو۔ جو اس مجلس میں حاضر نہیں۔ اس پر حضور نے یہ خطبہ ختم فرمایا۔ اور چار روز کے بعد حضور واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ جہاں اس خطبہ سے اٹھاسی دن بعد حضور کا وصال ہو گیا۔ اور حضور اس ناپائدار دنیا کو چھوڑ کر اس دائمی زندگی کے گھر میں اپنے سب سے محبوب اور حقیقی رفیق کے حضور میں جا پہونچے۔

حجۃ الوداع

حضور کے اس حج کو حجۃ الوداع یعنی رخصت کا حج کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو حجۃ الوداع کے نام سے دھوکا لگتا ہے۔ کہ حضور نے شائد کئی حج کئے جن میں سے ایک کا نام حجۃ الوداع ہے۔ مگر ایسا نہیں۔ کیونکہ حضور نے اسلام میں حج کے فرض ہونے کے بعد صرف ایک حج کیا۔ اور حضور کا یہ حج بسبب اس کے کہ اس میں حضور نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا اعلان کیا۔ اور بسبب اس کے کہ اس میں تمام لوگوں کو جمع کر کے بہت سی نصیحتیں کر کے رخصت کیا۔ حجۃ الوداع یعنی رخصت کا حج کہلایا۔ اے میرے خدا مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس امر کی توفیق عطا فرما۔ کہ ہم ہر مسلمان کے خون۔ مال اور عزت کو اسی طرح حرام بلکہ اس سے بڑھ کر حرام سمجھیں۔ جس طرح قدیم سے عرب لوگ ذوالحجۃ مہینہ کی حرمت بالخصوص اس کی دسویں تاریخ کی حرمت پھر خاص کر بَلَدُ اللّٰہِ الحَرام کی حرمت کو مانتے تسلیم کرتے اور قائم کرتے تھے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

آمین یا رب العالمین

کارکنان جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کے لئے ضروری اعلان

الیکشن پنجاب اسمبلی ۱۹۴۱ء کے لئے تیاری شروع کر دی جائے

جو کام وقت پر نہیں کیا جاتا۔ اس کے لئے آخری گھڑی میں جو کوشش اور دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ وہ بالعموم رائیگاں جاتی ہے۔ اور جن نتائج کی توقع رکھتا تو درکنار بلکہ ناگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ بڑی احتیاط کے ساتھ ابھی سے اپنے اپنے مقامات پر اپنے طور پر احمدی ووٹرز کی فہرست تیار کر لیں اور پھر اس بات کا پورا اہتمام کریں۔ کہ مقامی سرکاری ملازمین پٹواری وغیرہ نے پوری دیانت داری سے احمدی ووٹران کو اپنی فہرست میں دکھایا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کی طرف سے کوتاہی صادر ہو۔ تو جہاں اس کا علم فوراً حکام بالا کو تحریراً دیں۔ اس کے متعلق مجھے بھی اس کی اطلاع فوراً بھجوا دیں۔ ازبس تاکید ہے:۔

نیز جن دوستوں کی جائداد مثلاً مکان یا زرعی زمین وغیرہ قادیان میں ہو۔ یا رہائشی تعلق قادیان سے ہو۔ وہ فوراً نظارت ہذا کو اپنے مفصل کوائف سے اطلاع دیں:۔

ناظر امور عامہ

تاریخ اسلام

خلافتِ اسلامیہ کو مٹانے کیلئے فتنہ پردازوں کی ناپاک سازشیں

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کوفہ کے ان لوگوں کی طرف سے جو فتنہ و فساد سے بیزار تھے رپورٹیں بھیجیں۔ تو آپ نے سعید بن العاص والیٔ کوفہ کو حکم بھیجا۔ کہ ان فتنہ پردازوں کو شام کی طرف جلاوطن کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ شام کی طرف جلاوطن کر دئیے گئے۔ جہاں سے بعد میں وہ جزیرہ میں بھیج دئیے گئے۔ انہی لوگوں کو یزید بن قیس نے اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ اہل مصر ہمارے ساتھ مل گئے ہیں۔ اور موقع بہت اچھا ہے خط پہنچتے ہی ایک منٹ کی بھی دیر نہ کرو۔ اور واپس آجاؤ۔ جب یہ خط ان لوگوں کو ملا۔ تو ان میں سے سوائے ایک کے جس کا نام اشتر تھا سب نے اسے ناپسند کیا۔ کیونکہ ان کی قلبی حالت بہت کچھ بدل چکی تھی۔ البتہ اشتر اسی وقت کوفہ کی طرف چل پڑا۔ جب اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اشتر چلا گیا ہے تو وہ ڈرے۔ کہ عبد الرحمٰن والیٔ جزیرہ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے۔ اور سمجھیں گے۔ کہ سب کام ہمارے مشورہ سے ہُوا ہے چنانچہ اس خوف سے وہ بھی بھاگ نکلے عبد الرحمٰن بن خالد نے انہیں گرفتار کرنے کے لئے اپنے آدمی دوڑائے۔ مگر وہ ان کو پکڑ نہ سکے۔ اشتر کوفہ کے جب قریب پہنچا۔ تو اس نے جھوٹے طور پر یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ میں ابھی مدینہ سے آ رہا ہوں۔ اور سعید بن العاص کا ایک منزل ہم سفر رہا ہوں۔ وہ علی الاعلان کہتا تھا کہ کوفہ کی جائیدادیں قریش کا مال ہیں۔ اور یہ کہ میں کوفہ کی عورتوں کی عصمتیں خراب کر دوں گا۔ عوام کی عقل ماری گئی اور وہ فتنہ و فساد کی رَو میں بہ گئے۔ ایک آدمی نے فوراً اعلان کیا۔ کہ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ سعید والی کوفہ کی واپسی۔ اور کسی اور والی کے تقرر کا مطالبہ کرے وہ فوراً یزید بن قیس کے ساتھ مل جائے۔ اس اعلان پر لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے۔ اور مسجد میں معدودے چند آدمی رہ گئے۔ آخر لوگ سعید بن العاص کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آئے تو انہوں نے کہا۔ کہ آپ واپس چلے جائیں۔ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے جب لوگوں کو فتنہ و فساد پر آمادہ دیکھا۔ تو سواری کو ایڑ لگا کر مدینہ کی طرف چلے گئے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان تمام حالات کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا وہ لوگ میرے خلاف اٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ والی بدلا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ کسے پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری کا نام لیا۔ حضرت عثمان نے اسی وقت ابوموسیٰ اشعری کو والیٔ کوفہ مقرر کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں کا کوئی عذر باقی نہ رہنے دوں گا۔ ابوموسےٰ اشعری جب کوفہ گئے۔ تو انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اے لوگو اطاعت اختیار کرو۔ اور فتنہ و فساد میں حصہ نہ لو۔ تم میں اب ایک امیر موجود ہے۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اس کے خلاف کسی قسم کی حرکت نہ کرو۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ ہمیں نمازیں پڑھایا کریں۔ آپ نے فرمایا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کامل اطاعت نہ کرو۔ اور ان کے احکام سے سرتابی نہ کرو۔ میں اس وقت تک تمہارا امام جماعت نہیں بن سکتا۔ اس پر ان لوگوں نے اطاعت کا اقرار کیا۔ تب حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ان کو نماز پڑھائی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے والیٔ کوفہ مقرر ہونے پر ان لوگوں کے لئے بظاہر فتنہ برپا کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں رہی تھی۔ لیکن چونکہ فتنہ کے اصل محرک خاموشی کو پسند نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ وہ یہ برداشت کر سکتے تھے۔ کہ ان کی کوششیں رائیگان جائیں۔ اس لئے باہم خط و کتابت سے انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ سب ممالک کی طرف سے کچھ لوگ وفد کے طور پر مدینہ منورہ چلیں۔ وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بعض سوالات کئے جائیں۔ اور وہیں آئندہ کے طریق عمل کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ جب یہ تمام لوگ اپنے فیصلہ کے مطابق مدینہ کے قریب پہنچے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو آدمی بطور جاسوس بھیجے۔ تاکہ وہ معلوم کریں کہ ان لوگوں کے آنے کی کیا غرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ یہ ہے۔ کہ ہم مدینہ پہنچ کر حضرت عثمانؓ سے بعض ایسے امور کے متعلق گفتگو کریں گے۔ جو پہلے سے ہم نے اپنے دلوں میں سوچ رکھے ہیں۔ پھر ہم اپنے ملکوں کو واپس جا کر لوگوں سے کہیں گے۔ کہ ہم نے حضرت عثمان پر بہت سے الزامات لگائے۔ اور ان کی سچائی ہم نے ثابت کر دی۔ مگر انہوں نے ان باتوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور توبہ نہیں کی۔ پھر ہم حج کے بہانہ سے نکلیں گے۔ اور مدینہ میں پہنچ کر آپ کا احاطہ کر لیں گے۔ اگر آپ نے خلافت سے علیحدگی اختیار کر لی تو بہتر۔ نہیں تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ ان دو شخصوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا مدینہ منورہ سے بھی کوئی شخص تمہارے ساتھ ہے۔ انہوں نے تین آدمیوں کا نام لیا۔ یعنی عمارؓ۔ محمد بن ابی بکر اور محمد بن حذیفہ کا۔

حضرت عثمان رضی اللہ کو جب ان کے خیالات کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ عمارؓ کو تو یہ غصہ ہے۔ کہ اس نے عباس بن عتبہ بن ابی لہب پر حملہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے زجر کی گئی۔ محمد بن ابی بکر متکبر ہو گیا ہے اور خیال کرتا ہے۔ کہ اب کسی قانون کی پابندی اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور محمد بن حذیفہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال رہا ہے۔ پھر آپ نے دعا کی۔ کہ الٰہی ان لوگوں کو گمراہی سے بچا۔ اگر تو نہ بچائے گا۔ تو یہ لوگ تباہ ہو جائیں گے۔

پھر آپ نے ان مفسدوں کو بلایا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ کو بھی جمع کیا۔ اور یہ تمام حالات بیان کئے۔ اور وہ دونوں مخبر بھی بطور گواہ کھڑے ہوئے۔ اس پر سب صحابہؓ نے فتویٰ دیا۔ کہ ان لوگوں کو قتل کر دیجئے۔ مگر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نہیں ہم ان کو معاف کریں گے۔ اور اپنی پوری کوشش سے ان کو سمجھائیں گے اور جب تک وہ کسی حد شرعی کو توڑ کر اظہار کفر نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہم انہیں کوئی سزا نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ان کا خیال ہے کہ بعض باتوں کے متعلق مجھ سے بحث کریں۔ تاکہ واپس جا کر کہہ سکیں۔ کہ ہم نے ان امور کے متعلق عثمانؓ سے بحث کی۔ اور وہ ہار گئے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ میں نے سفر میں پوری نماز ادا کی۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔ حالانکہ میں نے صرف منیٰ میں پوری نماز پڑھی۔ اور وہ بھی اس وجہ سے۔ کہ ایک تو میری وہاں جائیداد تھی۔ اور میں نے وہاں شادی کی ہوئی تھی۔ دوسرے میں نے سمجھا کہ چاروں طرف سے ان دنوں لوگ حج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ناواقف کہیں گے۔ کہ خلیفہ تو دو رکعت ہی نماز پڑھتا ہے۔ نماز دو رکعت ہی ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا دوسرا الزام مجھ پر یہ لگاتے ہیں۔ کہ میں نے رکھ مقرر کرنے کی بدعت جاری کی ہے۔ حالانکہ اس کی ابتدا حضرت عمرؓ نے کی تھی۔ اور پھر رکھ میں جو زمین لگائی گئی ہے۔ اس سے ذاتی طور پر مجھے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ لوگ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں نوجوانوں کو حاکم بناتا ہوں۔ حالانکہ میں ایسے ہی لوگوں کو حاکم بناتا ہوں۔ جو نیک اطوار اور حکومت کے اہل ہوتے ہیں۔ اور مجھ سے تو پہلے بزرگوں نے اس سے بھی کم عمر نوجوانوں کو حاکم بنایا ہے۔

غرض اسی طرح ایک ایک کر کے آپ نے تمام الزامات کے جواب دئیے۔ صحابہؓ برابر زور دیتے گئے کہ ان لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔

خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت اور غیر مبایعین

میں جلسہ سالانہ پر بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا۔ تعطیلات کرسمس میں مجھے پیچش کا ایسا خطرناک دورہ ہوا کہ زندگی کے لالے پڑ گئے۔ میں ۱۹۳۱ء سے پیچش کی بیماری میں مبتلا تھا۔ مگر عرصہ ڈیڑھ سال سے یہ تکلیف بہت بڑھ گئی تھی جلسہ جوبلی پر بیماری کی وجہ سے میرا نہ پہنچ سکنا میرے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ علاوہ ازیں میری بیماری ایسی پیچیدہ صورت اختیار کر گئی تھی کہ مجھے اس سے جلدی شفایاب ہونے کی کوئی امید ہی نہ تھی۔ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء کو والد صاحب قادیان میں حضرت امیر المومنین سے ملے اور میرے لئے دعا کے واسطے عرض کیا۔ حضور نے خاکسار کے لئے خاص طور پر دعا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے دو تین دن بعد خدا نے تعالیٰ نے مجھے کامل صحت عطا فرمادی اور میں ایسا محسوس کرنے لگا کہ جیسے میں کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

اپنی بیماری کی وجہ سے عرصہ دو سال سے میں قادیان نہ جا سکا تھا۔ لہٰذا صحت یاب ہونے کے معاً بعد یعنی ۵ جنوری کو میں قادیان کی متبرک بستی میں اس غرض سے پہنچ گیا کہ وہاں اپنے لئے دعائیں کروں اور ان روحانی فیوض سے بہرہ اندوز ہوں جو بارش کی طرح اس بستی پر برسائے جا رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو مجھے میرے دوست حکیم محمد یعقوب صاحب فیض عرف ابو العنیض فیضی کی زبانی معلوم ہوا کہ مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری ابھی تک قادیان میں ہی مقیم ہیں اور یہ کہ ان کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے لئے بڑے زور شور سے دعائیں ہو رہی ہیں عید کے دوسرے یا تیسرے دن بعد جب کہ میں فجر کی نماز کے لئے مسجد مبارک میں پہنچا تو کسی نے یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ گزشتہ شب مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری حضرت امیر المومنین کے دست مبارک پر بیعت کر چکے ہیں۔ تاریخ احمدیت میں یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تائید میں خدا تعالیٰ کا یہ تازہ نشان جہاں حضور کے خدام کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو رہا تھا وہاں میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس خبر کے لاہور پہنچتے ہی اہل پیغام کی مایوسی اور نامرادی میں ایک معتد بہ اضافہ ہونے والا ہے۔

اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مضمون "مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری کے اعلان بیعت پر ایک نظر"، جب میری نظر سے گذرا تو میرے اس خیال کی تائید بھی ہو گئی۔ کیونکہ اس مضمون کے شروع میں ہی ڈاکٹر صاحب نے اپنی مایوسی کا اظہار کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں "ان کی (مولانا غلام حسن خان صاحب) تحریر میں نے بڑے شوق سے پڑھی مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑا ہے کہ اسے پڑھ کر مجھے سخت مایوسی ہوئی"

ڈاکٹر صاحب اس مایوسی کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری اپنی بیعت کی تائید میں (بزعم ڈاکٹر صاحب) کوئی معقول وجوہات پیش نہیں کر سکے۔ میں حیران ہوں کہ یہ بات ڈاکٹر صاحب کے لئے مایوسی کا باعث کیوں ہوئی۔ یہ بات تو ان کے لئے مسرت اور شادمانی کا باعث ہونی چاہئے تھی دشمن کی کمزور اور غیر مدلل بات مایوسی کا باعث نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ تو خوشی کا باعث ہوا کرتی ہے۔ دراصل ڈاکٹر صاحب کی مایوسی کی صحیح وجہ تو ان کے مضمون کے شروع کے چند فقروں سے ہی مترشح ہو رہی ہے فرماتے ہیں۔ "ان کے (مولانا غلام حسن خان صاحب کے) پہلے خیالات کا جن کو علم تھا وہ اب تک بھی اس بات کے قائل نظر نہیں آتے تھے کہ انہوں نے بیعت کر لی ہو گی۔ لیکن جب انہوں نے خود میری بیعت" کے عنوان سے ۷ فروری ۱۹۴۱ء کے الفضل میں مضمون شائع کر دیا تو اس میں کسی قسم کا شک و شبہ کرنا فضول امر ہے" اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک ڈاکٹر صاحب نے مولانا ممدوح کا مضمون پڑھ نہیں لیا تب تک آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ شائد یہ بات غلط ہو کہ مولانا نے بیعت کر لی ہے۔ اور بمصداق

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی۔
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آخری دم تک مولانا کا قبول بیعت باور نہ آتا ہوگا۔ لیکن جب ڈاکٹر صاحب نے مولانا کا مضمون اپنی آنکھوں سے پڑھ لیا تو بس وہیں کلیجہ تھام کے رہ گئے اور ان پر مایوسی کا ایک عالم طاری ہو گیا۔ یہ ہے حقیقی وجہ ڈاکٹر صاحب کی مایوسی کی ڈاکٹر صاحب جس رنگ میں مضامین لکھتے ہیں وہ کوئی پسندیدہ روش نہیں ہے ناشائستہ اور دل آزار الفاظ کو متواتر اور مسلسل استعمال کرنا انہیں کا حصہ ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو حضرت مسیح موعود کے اہل بیت سے اس قدر بغض اور کینہ ہے کہ وہ کوئی ایسی بات دیکھ ہی نہیں سکتے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کامیابی اور فتح کا پہلو نظر آتا ہو

میں ایک عرصہ سے ڈاکٹر صاحب کو جانتا ہوں اور ان کی مجالس میں بیٹھنے کا اکثر اتفاق ہوتا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین کی ذات سے ڈاکٹر صاحب کا بغض اس حد تک ترقی کر چکا ہے کہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے حضور کی شان میں گستاخی کرنا ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے۔ ہم کئی سالوں سے موسم گرما ڈلہوزی میں بسر کرتے ہیں اور چونکہ مولوی محمد علی صاحب بھی ان دنوں وہیں ہوتے ہیں اس لئے بعض دفعہ ہم نماز جمعہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاں ہی ادا کرتے ہیں۔ مجھے کبھی یاد نہیں پڑتا کہ جب کبھی بھی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وہاں موجود ہوتے ہیں میں اس مجلس سے خوش لوٹا ہوں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنا معمول بنایا ہوا ہے کہ دوران گفتگو میں کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے حضرت امیر المومنین کی ذات پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ امر میرے لئے سخت باعث تکلیف ہوتا ہے۔ ہمارا تمام خاندان سوائے والد صاحب کے حضرت امیر المومنین کی بیعت میں داخل ہے۔ اس لئے میرے چھوٹے بھائی اور دیگر رشتہ دار بھی ڈاکٹر صاحب کے اس رویہ کو ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ عقائد کا اختلاف اور چیز ہے۔ مگر عقائد کا اختلاف یہ نہیں سکھاتا کہ تہذیب کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا جائے۔ یا بداخلاقی کا مظاہرہ کیا جائے ہم ان کے ہاں ان کے مہمانوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں۔ ہمارے جذبات کا احترام کرنا اور مذہبی احساسات کو مدنظر رکھنا ان کا فرض ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اپنی اس عادت سے ایسے مجبور ہیں کہ شائد اخلاق کا یہ پہلو ان کے پیش نظر کبھی ہوا ہی نہیں۔ یہاں میں یہ بات لکھنے سے نہیں رک سکتا کہ مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کی گفتگو کے پہلو کو ایک احسن طریق سے بدل دیتے ہیں یا بدل دینے کی کوشش کرتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کی بات کاٹ کر کوئی اور بات شروع کر دیتے ہیں ممکن ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بھی ڈاکٹر صاحب کے اس رویہ کو ہی ناپسند کرتے ہوں یا ہمارے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ایسا کرتے ہوں۔ بہرکیف میں نے ایسے موقعوں پر اپنے دل میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے طریق کو ناپسند کرتے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ میرے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں اور محبت کرتے ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ میرے والد صاحب کو ان سے عقیدت ہے میں مولوی محمد علی صاحب کی عزت کرتا ہوں مگر ڈاکٹر صاحب کا رویہ ہمیشہ نہایت دل آزار ہوتا ہے

الغرض مولانا غلام حسن صاحب کی بیعت ایک ایسی چیز نہ تھی کہ جس کا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یا دوسرے اہل پیغام کو سخت قلق نہ ہوتا ڈاکٹر صاحب

بھلا اس موقع کو کب جانے دیتے تھے جب تک وہ اپنے دل کے جلے پھپھولے پھوڑ نہ لیتے ان کو چین آہی نہ سکتا تھا۔

جن دوستوں نے مولانا غلام حسن خانصاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مضامین پڑھے ہیں۔ وہ ان کی معقولیت اور غیر معقولیت کے متعلق خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

میں اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ مگر دونوں مضامین کی طرز تحریر بالکل جداگانہ ہے۔ اور صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ایک مضمون نگار کا دل اطمینان اور سکینت سے بھرا ہوا ہے۔ اور دوسرے کا دل خیظ وغضب کی آگ میں جل رہا ہے۔ ایک قبول حق کی توفیق ملنے پر بارگاہ ایزدی میں عجز و انکسار اور تشکر کا تحفہ لے کر آیا ہے۔ اور دوسرا پہلے کے اس فعل کو بنظر یاس وحرمان دیکھ رہا ہے۔ ایک اپنے مضمون میں امن واتحاد اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔ اور دوسرا پیغام صلح کا مدعی ہو کر بھی جنگ کا خواہاں نظر آتا ہے۔

ایک اور بات جس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون کے شروع میں حضرت مسیح موعود کا الہام لکھا ہے۔

"سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا"۔ اور بزعم خود اس الہام کو مولانا غلام حسن خان صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس الہام کے یہ معنی کہاں سے نکال لئے ہیں۔ اس الہام کے الفاظ پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

(۱) الہامات قبول ہوں گے۔

(۲) الہامات مسلسل قبول ہوں گے

(۳) قبول ہونیوالے الہامات کا بھی ایک سلسلہ ہوگا۔

(۴) جب ان الہامات کے قبول کا وقت آئے گا۔ تو کچھ مولوی کچے نکلیں گے۔

(۵) اور ان مولویوں میں سے ایک ایسا مولوی بھی ہوگا۔ جو کچا ہونے میں سب سے سبقت لے جائیگا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے "سب سے کچا" کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ اس کے معنی نہ تو "کچا" ہیں اور نہ ہی "نسبتاً کچا"۔ بلکہ اس کے معنے "سب سے زیادہ کچا" کے ہیں۔ اور ایسا یہ الفاظ تفضیل کل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سب سے زیادہ کچے مولوی کے ساتھ کم از کم دو اور نسبتاً کم کچے مولوی ضرور ہونے چاہئیں۔ اہل بصیرت خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ تین کچے مولوی کون ہیں۔ اور تینوں میں کچا ہونے میں سب سے بڑھا ہوا کون ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس الہام کے الفاظ کی شوکت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ جن الہامات کی قبولیت کا ذکر ہے۔ وہ کوئی معمولی الہامات نہیں اور جن کچے مولویوں کی طرف اشارہ ہے وہ کوئی معمولی مولوی نہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مسلسل الہامات پر غور فرمائیں۔

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ وعظمت ودولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا۔ کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے۔ نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔ پھر فرمایا۔ "ایک لڑکا دینے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"۔

پھر فرمایا "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک اور الہام میں اس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا ہے"۔

فرمایا۔ "ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام **محمود** بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔

مصلح موعود کے متعلق ان مسلسل الہامات کے علاوہ اور بھی بہت سی بشارتیں پیشگوئیاں اور دعائیں حضرت مسیح موعود کی ہیں۔ مگر ان کا اس جگہ ذکر کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہی وہ سلسلہ الہامات ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا" اشارہ کرتا ہے۔ اسی سلسلہ الہامات کو احمدیت کے سواد اعظم نے قبول کیا اور سعید روحیں اب تک قبول کرتی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلہ الہامات کو ایک گروہ نے رد کیا جس کی طرف الہام مذکور الصدر کا آخری حصہ اشارہ کرتا ہے۔

اب ناظرین خود ہی اندازہ کر لیں کہ سب سے کچا کے کیا معنی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ان کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ مولانا غلام حسن خان صاحب کا سلسلہ بیعت میں داخل ہونا بھی اسی سنت اللہ کا ایک کرشمہ ہے۔

یہ اعتراض کہ مولانا غلام حسن خان صاحب نے الوصیت کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت تو کی نہ تھی مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی ایک مضحکہ خیز اعتراض ہے۔ کیوں نہ اس کو خلافت ثانیہ کا ایک معجزہ سمجھا جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت قدسی نے خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے شخص کو بھی جو انکار خلافت میں دیگر اہل پیغام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اپنی طرف کھینچ لیا۔

ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جملہ خدام خدا تعالےٰ کی نعمتوں اور اس کے فضلوں کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتے ہیں۔

[margin note:] ...ان ظاہر کیا۔ ہمارے لئے یہ امر اور بھی زیادہ باعث مسرت ہے کیونکہ حضرت مولانا ممدوح جگر گوشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے خسر ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب کو ان کی فطری نیکی سعادت اور خاندان نبوت کے ساتھ تعلق کی وجہ سے خلیفۂ وقت کی شناخت کی توفیق عطا کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار خورشید احمد بی۔اے۔ ایل ایل۔بی ابن چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بی۔اے۔ بی۔سی۔ ایس۔ پنشنر ۵۲ عباس منزل خواجہ دل محمد روڈ لاہور۔